صحاح ستہ پر قسط نمبر ۱

علمائے اہل حدیث کی علمی خدمات

عبدالرشید عراقی

ہمارے دینی مدارس (اہل حدیث) میں حدیث کی جو کتب پڑھائی جاتی ہیں ان میں حافظ ابن حجر کی بلوغ المرام پڑھائی جاتی ہے۔ بلوغ المرام کو حافظ ابن حجر نے فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے اور اس کو ۱۶ مستند کتب حدیث سے انتخاب کرکے مرتب کیا۔ بلوغ المرام کے بعد مشکواۃ المصابیح پڑھائی جاتی ہے۔ یہ حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے اور امام ولی الدین تمریزی کی مرتب کردہ ہے۔ یہ کتاب امام بغوی کی مصابیح السنة کا اختصار ہے۔ اس کے بعد حدیث کی جو کتاب پڑھائی جاتی ہے وہ امام نووی ؒ کی ریاض الصالحین ہے۔ ریاض الصالحین ترغیب و ترہیب سے متعلق صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے اور حدیث کی کتابوں میں اس کو معتبر تسلیم کیا جاتا ہے۔ ریاض الصالحین کے بعد امام ابو عبداللہ محمد بن یزید کی کتاب سنن ابن ماجہ پڑھائی جاتی ہے۔

سنن ابن ماجہ

سنن ابن ماجہ کا شمار حدیث کی اہم کتابوں میں ہوتا ہے۔ علمائے کرام نے اس کی بے حد تعریف و توصیف کی ہے۔ اس کی افادیت و اہمیت پر ائمہ حدیث کا اتفاق ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وکتابه فی السنن جامع جید۔ (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۱)

ترجمہ :۔ ان کی کتاب سنن (احکام) میں ایک عمدہ جامع ہے۔

حافظ ابن کثیر نے اس کتاب کو بہت مفید اہم بتایا ہے اور لکھا ہے کہ مسائل فقہ کے لحاظ سے اس کی ترتیب و تبویب کی گئی ہے۔

(الباعث الحثیث ص ۹۰)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ لکھتے ہیں :

و فی الواقع از حسن ترتیب و سرد احادیث بے تکرر و اختصار آنچہ ایں کتاب دارد ہیچ از کتب ندارد۔ (بستان المحدثین ص ۱۲۵)

امام ابو زرعہ جو حدیث کے بہت بڑے امام ہوئے ہیں اور جن کے بارے میں حافظ زیلعی نے تذکرہ ان الفاظ میں لکھا ہے۔

کان من افراد الدہر حفظا و ذکاء عملا و علماء۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۳۰)

ان کا قول حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں نقل کیا ہے کہ:

اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور مصنفات بیکار و معطل ہو کر رہ جائیں گی۔ (بستان المحدثین ص ۱۲۲)

سنن نسائی

سنن ابن ماجہ کے بعد حدیث کی جو کتاب مدارس میں پڑھائی جاتی ہے وہ امام ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب نسائی کی سنن نسائی ہے۔ آئمہ حدیث نے اس کتاب کی بھی تعریف و توصیف کی ہے۔ حافظ ابن رشد اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

یہ کتاب علم سنن میں جتنی کتابیں تالیف ہوئی ہیں ان سب میں تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے اور بخاری و مسلم دونوں کے طریقہ کی جامع ہے۔ نیز علل حدیث کے ایک خاص حصہ کا بیان بھی اس میں آگیا ہے۔ (مقدمہ زہر الربی)

حافظ سخاوی نے لکھا ہے کہ:

محدث ابن الاحمر نے اپنے بعض مکی شیوخ سے نقل کیا ہے۔ انہ اشرف المصنفات کلہا و ما وضع فی الاسلام مثلہ۔ یہ اس فن کی تمام مصنفات سے افضل ہے اور اسلام میں اس کی مانند کوئی کتاب نہیں لکھی

گئی۔ (فتح المغیث ص ۳۴)

جامع ترمذی

سنن نسائی کے بعد جامع ترمذی پڑھائی جاتی ہے۔ جامع ترمذی امام ابو عیسی محمد بن عیسی کی تصنیف ہے اور جامع اس کتاب کو کہا جاتا ہے کہ جس میں ۸ قسم کے مضامین ہوں۔ سیر' آداب' تفسیر' عقائد' فتن' احکام' اشراط' مناقب اور جامع ترمذی میں ان ۸ مضامین پر احادیث جمع کی گئی ہیں۔ آئمہ حدیث نے اس کتاب کے بھی محاسن و فضائل بیان کئے ہیں۔

حافظ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں کہ:

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کتاب کو لکھ کر میں نے علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کو بہت پسند فرمایا اور علمائے خراسان کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کی داد تحسین دی۔ پس جس گھر میں یہ کتاب ہو گویا اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۲۰۸)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ:

ترمذی کی جامع ان کی کتابوں میں سب سے بہتر تصنیف ہے۔ بلکہ متعدد وجوہ سے جمیع حدیث سے احسن ہے۔

(۱) اس میں حسن ترتیب اور عدم تکرار ہے۔

(۲) فقہا کے مذاہب کا ذکر ہے نیز ہر مذہب والوں کے وجوہ پر استدلال بھی ہیں۔

(۳) حدیث کے انواع صحیح و حسن' ضعیف و غریب' معلل وغیرہ بھی بیان کئے ہیں۔

(۴) اسی طرح راویوں کے اسماء و القاب اور ان کی کنیتیں نیز دیگر فوائد جو علم رجال سے متعلق ہیں اس پر بھی خاصی گفتگو کی ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۲۰)

علامہ ابن صلاح کا فیصلہ حافظ سیوطی نے تہذیب الراوی میں نقل کیا ہے:
کتاب ابی عیسی اصل فی معرفة الحسن۔ (تدریب الراوی ص ۵۵)

ہر محدث نے جمع حدیث کے لئے اپنی کتاب میں کچھ خاص چیزیں بطور غرض و مقصد کے پیش نظر رکھی ہیں۔ امام ترمذی کا مقصد اعظم بیان مذاہب مع استدلال ہے۔ (حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۲۱)

اور امام ترمذی کا صحابہ و تابعین کے مذاہب کو بیان کرنا احکام کی بہت سی کتابوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

سنن ابو داؤد

جامع ترمذی کے بعد سنن ابو داؤد کا درس دیا جاتا ہے۔ سنن ابی داؤد امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث کی تصنیف ہے۔ سنن ابو داؤد بہت سی خصوصیات کی حامل ہے۔ آئمہ حدیث نے اس کے بھی بہت سے محاسن و فضائل بیان کئے ہیں اور اس کی بہت تعریف و توصیف کی ہے۔

امام ابوداؤد نے جس زمانے میں آنکھیں کھولیں تو انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ فن حدیث میں ایک نئے انداز کی کتاب کی ضرورت ہے۔ جس میں ان احادیث کا استیعاب ہو جن سے آئمہ نے اپنے مذاہب پر استدلال کیا ہے۔ اس کی خاص وجہ تھی۔ جیسا کہ حافظ ابن القیم نے اس کی تصریح کی ہے کہ:

حفاظ حدیث کی ایک جماعت ایسی تھی جس نے ضبط و حفظ میں پوری توجہ کی۔ لیکن اس نے نہ تو مسائل کے استنباط کی طرف توجہ کی اور نہ ان خزانوں سے احکام نکالنے کی کوشش کی تھی۔ جس نے اپنی پوری توجہ استنباط مسائل اور اس میں غور و فکر کی طرف رکھی تھی۔ (ابو ابل الصیب ج ۳ ص ۸۴۳)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ:

امام ابو داؤد کا سنن ابی داؤد تالیف کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ایسی احادیث کو یکجا کر دیں جس سے فقہاء استدلال کرتے ہیں اور ان میں مروج ہیں اور جن کو

علماء بلاد نے احکام کی بناء قرار دیا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ نصرح اص ۲۵۰)

علامہ سیوطی نے تدریب الراوی میں لکھا ہے کہ:

اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک مجتہد کے لئے یہ کافی ہے کہ احکام کے استیعاب میں اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔ (تدریب الراوی ص ۵۵)

آئمہ حدیث نے سنن ابوداؤد کی بہت تعریف کی ہے۔ امام خطابیؒ نے لکھا ہے کہ:

سنن ابی داؤد جیسی کتاب علم دین کے متعلق ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ (مقدمہ معالم السنن)

حافظ ابن القیم فرماتے ہیں کہ:

امام ابوداؤد نے ایسی کتاب لکھی ہے۔ جو مسلمانوں کے درمیان حکم ثابت ہوئی اور اختلافی مسائل میں فیصلہ کن ثابت ہوئی۔ بعض بزرگوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا! جو سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے سنن ابو داؤد پڑھنا چاہیے۔

(مقدمہ تہذیب السنن)

امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے سنن ابی داؤد میں چار ایسی احادیث درج کی ہیں کہ جو انسان کو اپنے دین پر عمل کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(۱) انما الاعمال بالنیات۔ تمام اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔

(۲) من حسن اسلام المر ترکہ مالم یعنیہ۔ انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

(۳) لا یکون المومن حتی یرضا لاخیہ ما یرضی لنفسہ۔ مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے۔ جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۴) الحلال بین الحرام بین ...... الخ۔ حلال و حرام واضح ہیں مگر ان کے

درمیان بعض مشتبہ و مشکوک چیزیں بھی ہیں' وہ اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر سکے گا۔

امام ابوداؤد کی ان چار احادیث کا سنن ابی داؤد میں نقل کرنے کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے جو تبصرہ فرمایا وہ قابل دید ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین کے مشہورات و قواعد کلیہ جاننے کے بعد جزئیات دین کو معلوم کرنے کے لئے کسی مجتہد کی ضرورت باقی نہیں رہتی چونکہ حدیث اول عبادات کی درستگی کے لئے کافی ہے اور حدیث ثانی سے عمر عزیز کے اوقات کی محافظت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ تیسری حدیث سے حقوق کی معرفت حاصل ہوتی ہے کہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں اور معاونین اور اہل معاملہ کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے اور چوتھی حدیث ایسے مسائل جس میں علماء کو شک و تردد ہے ایک واضح راستہ پیش کرتی ہے۔ غرض یہ کہ چاروں حدیثیں ایک عامل آدمی کے استاد و شیخ کا درجہ رکھتی ہیں۔

(بستان المحدثین ص ۱۹۹)

صحیح مسلم

سنن ابی داؤد کے بعد طلباء کو صحیح مسلم پڑھائی جاتی ہے۔ صحیح مسلم امام مسلم بن حجاج کی تصنیف ہے۔ جو اپنی شہرت و مقبولیت کی وجہ سے کتب حدیث میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ احادیث کے ذخیرہ میں سب سے پہلے امام بخاری نے الجامع الصحیح کو مرتب فرمایا۔ اس کو دیکھ کر امام مسلم نے بھی ایک دوسرے انداز سے الجامع الصحیح المسلم کو مرتب فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام مسلم امام بخاری کے شاگرد ہیں۔

حافظ مقدسی لکھتے ہیں:

امام بخاریؒ کے پیش نظر احادیث صحیحہ مرفوعہ کی تخریج اور فقہ و سیرت،

تفسیر وغیرہ کا استنباط ہے۔ اس لئے انہوں نے موقوف و معلق، صحابہ، تابعین سے فتاوی وغیرہ بھی نقل کئے ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر احادیث کے متون و طرق کے ٹکڑوں کو اپنی کتاب میں بکھیر دیا ہے اور امام مسلم مقصد اعظم فقط احادیث صحیحہ کو منتخب کرنا ہے وہ استنباط وغیرہ سے تعرض نہیں کرتے بلکہ ہر حدیث کے مختلف طرق کو حسن ترتیب سے یک جاہی بیان کرتے ہیں۔ جس سے متون کے اختلاف اور مختلف اسانید سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے احادیث منقطع وغیرہ کی تعداد شاذ و نادر ہے۔ (حاشیہ شروط الائمہ ص ۵۵)

آئمہ حدیث نے صحیح مسلم کی بہت خصوصیات اور محاسن و فضائل بیان کئے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ :

کتاب اللہ العزیز کے بعد صحیحین (بخاری و مسلم) کا مرتبہ ہے اور امت نے ان دونوں کتابوں کی تلقی بالقبول کی ہے۔ البتہ صحیح بخاری دیگر فوائد و معارف کے لحاظ سے سب سے فائق و ممتاز ہے۔ (مقدمہ نووی ص ۱۳)

مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنی شرح فتح الملہم میں علامہ جزری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ :

صحیح بخاری کا امام مسلم کی کتاب پر من حیث الصحه راجح و مقدم ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے ناقدین فن نے بحث و فکر کے بعد کیا ہے۔ (فتح الملہم ص ۹۶)

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کا نمبر آتا ہے۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں :

واقع است اجماع ہر تلقی این ہر دو کتاب بالقبول و التسلیم زہرا کہ شیخین مقدم اندبر ائمہ عصر مابعد در معرفت علل و غوامض دیں۔

(اتحاف النبلاء ص ۴۸)

یعنی صحیح بخاری و مسلم کی صحت پر تلقی بالقبول اور تسلیم عام حاصل ہے

کیونکہ امام بخاری و امام مسلم نے اپنے زمانے اور مابعد کے آئمہ احادیث کے علل اور اس کے باریکیوں کی معرفت و تمیز میں سب پر مقدم و فائق تھے۔

صحیح بخاری

صحیح مسلم کے بعد صحیح بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری امام محمد بن اسماعیل بخاری کی تالیف ہے۔ اس کا پورا نام " الجامع الصحیح المسند من احادیث رسول الله ﷺ و سننه و امامه" ہے۔

الجامع الصحیح کے محاسن و فضائل بے شمار ہیں۔ جس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ حافظ ابن صلاح اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ:

کتاب اللہ کے بعد ان دو کتابوں کا درجہ ہے اور صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور کثرت فوائد کے لحاظ سے ممتاز اور مقدم ہے۔ (مقدمہ ابن صلاح)

حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری میں امام نسائی کا یہ قول نقل کیا ہے:

ما فی هذه الکتب کلها اجود من کتاب البخاری۔

ترجمہ:۔ حدیث کی تمام کتابوں میں بخاری کی کتاب سے زیادہ خوب کوئی کتاب نہیں ہے۔ (مقدمہ فتح الباری)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ:

جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو وہ مبتدع ہے ور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے۔ (حجتہ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۲۹۷)

اور امام شاہ ولی اللہ دہلوی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کو جو مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی اس سے زیادہ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(ایضا ج ۱ ص ۳۵۰)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ:

لا یوازیه فیه غیره لا صحیح مسلم ولا غیره۔

(البدایه والنهایه ج ۱۱ ص ۲۸)

ترجمہ :۔ بخاری کا صحیح مسلم یا اور کوئی کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "تزئین الممالک بمناقب امام مالک" میں امام شافعی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

ما علی ظہر الارض کتاب بعد کتاب اللہ اصح من کتاب مالک۔

ترجمہ :۔ روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا امام مالک سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں۔ (محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۵۴)

لیکن امام نووی نے اس کی تصریح کی ہے کہ امام شافعی کا یہ فیصلہ ان دونوں کتابوں (بخاری و مسلم) کے وجود میں آنے سے پیشتر تھا۔ امام شافعی کی وفات ۲۱۴ھ میں ہوئی جبکہ امام بخاری کی عمر دس سال کی تھی اور اسی سال امام مسلم پیدا ہوئے۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ :

بخاری، مسلم و موطا کی حدیثیں نہایت صحیح ہیں اور موطا کی اکثر روایات مرفوعہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ (عجالہ نافعہ ص ٦)

الجامع الصحیح البخاری کے محاسن و فضائل اس قدر ہیں کہ اگر ان تمام کو بیان نقل کیا جائے تو ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ میں نے فضیلت و عظمت بخاری پر ایک مضمون لکھا ہے۔ جو تنظیم اہل حدیث لاہور میں شائع ہوا ہے اس کے مطالعہ سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ الجامع الصحیح البخاری کس بلند مرتبہ کی حامل ہے اور ائمہ حدیث نے اس کے بہت سے محاسن و فضائل بیان کئے ہیں۔

موطا امام مالک

سب سے آخر میں مدارس اسلامیہ میں حدیث کی جو کتاب پڑھائی جاتی ہے وہ موطا امام مالک ہے اور یہ کتاب امام مالک بن انس کی تالیف ہے۔

موطا امام مالک حدیث کی صحیح ترین کتاب ہے۔ امام مالک سے پہلے حدیث کے بہت سے مجموعے تیار ہو چکے تھے۔ لیکن ان میں صحت کا التزام نہیں کیا گیا

تھا۔ امام مالک نے اس کی طرف خصوصی توجہ کی اور حدیث کا صحیح ترین مجموعہ تیار کیا جیسا کہ حافظ ابن حجر مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

امام مالک نے موطا تصنیف کی اور اس میں اہل حجاز کے قوی روایات کا قصد کیا اور اس کے ساتھ صحابہ کرام کے اقوال اور تابعین' علماء ما بعد کے فتاوی بھی درج کر دیئے۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۴)

امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ:

محدثین کا اتفاق ہے کہ موطا امام مالک کی تمام روایات صحیح ہیں۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۳۳)

موطا امام مالک کے بارے میں امام شافعی کی شہادت آپ اوپر پڑھ آئے ہیں اور موطا کو امام مالک کی زندگی میں شہرت و پذیرائی حاصل ہوئی تھی۔

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ:

امام مالک کی حیات ہی میں یہ کتاب پوری دنیائے اسلام میں مشہور ہو گئی تھی۔ جتنا زمانہ گزرتا گیا اس کی شہرت میں اضافہ ہوتا رہا اور لوگوں نے اس کی طرف زیادہ توجہ کی۔ اس مقدمہ کتاب کی یہ خصوصیت ہے کہ منصور' مہدی' ہادی' ہارون الرشید' مامون الرشید اور امین الرشید جیسے مشاہیر خلفائے اسلام نے عراق سے حجاز تک بادیہ پیمائی کی۔

(الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ ص ۵۵)

مخیر حضرات صدقہ و خیرات کرتے وقت عظیم دینی درسگاہ جامعہ سلفیہ کو مد نظر رکھیں۔ ادارہ